بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

ہفت روزہ

دی انڈین

مسلم ٹائمز

Rs.2/-

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۴۵ ☆ ۱رمئی تا ۷رمئی ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۰رشوال المکرم تا ۱۶رشوال المکرم ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

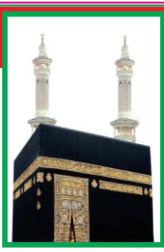

اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے، پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کرلو، اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو،

(سورۂ نساء: آیت نمبر ۶)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو دینار تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور جو دینار غلام آزاد کرانے میں خرچ کرے اور جو دینار تو مسکین کو صدقہ دے اور جو دینار تو پانے گھر والوں پر خرچہ کرے ان سب میں زیادہ ثواب اس کا ہے جو تونے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔

دینا بھر میں یوم درود کی دھوم

۲۰ر اپریل ورلڈ درود شریف کا انعقاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ مضبوط کرنا ہے: الحاج محمد سعید نوری

رضا اکیڈمی کی جانب سے تاریخ شمسی ۲۰ر اپریل ۵۷۱ء پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرمین شریفین سمیت دنیا بھر میں درود شریف کی گونج

ممبئی: ۱۲ر ربیع الاول تاریخ قمری جہاں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی تاریخ ہے وہیں تاریخ عیسوی ۲۰ر اپریل ۵۷۱ء عیسوی فتاویٰ رضویہ میں درج شدہ تفصیل کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا ذکر موجود ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے باعث فخر و ناز ہے اس تاریخ کی مناسبت سے مسلمانوں کا رشتہ روحانی آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑنے کے لئے آج سے تقریباً ۴-۵ سال قبل رضا اکیڈمی نے مذکورہ تاریخ کو ورلڈ درود ڈے کے انعقاد کا پیغام دنیا بھر کے مسلمانوں کے نام پیش کیا تھا جس پر لبیک کہتے ہوئے عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوش وخروش کے ساتھ عشق و محبت میں ڈوب کر یوم درود شریف کی بزم سجائی دیکھتے دیکھتے آج یہ تحریک درود شریف عالمی سطح پر پہنچ گئ اور ہر گھر ہر مدرسہ ہر خانقاہ میں صلاۃ وسلام کا نغمہ گونجنے لگا۔

۲۰ر اپریل کو رضا اکیڈمی نے جیسے ہی نوید مسرت یوم درود کی سنائی پورا دن دورد شریف کے خوبصورت نغموں سے مساجد و مدارس میں گونجنے لگے یہاں تک کہ جید علماء ومشائخ نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں کثرت سے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جائے قیام پر درود شریف کا ورد پیش کیا اسی طرح سے دربار غوث اعظم بغداد شریف میں عاشق غوث الاعظم الحاج محمد رفیق رضوی صاحب نے بزم درود شریف کا انعقاد کیا عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے شعراء بالخصوص پڑوسی ملک کے مشہور نعت خواں نے دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نذرانہ عقیدت پیش کیا

بزم درود شریف کا انعقاد کرنے والے رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ الحاج محمد سعید نوری صاحب نے تمام عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامیاب یوم درود پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج سے تقریباً چار پانچ سال قبل جب اس تحریک کو شروع کیا تو سوچا بھی نہ تھا کہ یہ روحانی تحریک اس قدر کامیابی سے ہم کنار ہوگی لیکن یہ فیضان وحسنات ہے درود شریف کا کہ فدایان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بزم درود کو گھر میں خانقاہوں میں مساجد و مدارس میں منایا اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اسے دنیا کے کونے کونے گوشے گوشے میں پہنچا دیا آج جہاں دیکھو وہیں بزمِ محسن کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزم سجی ہوئی ہے چھوٹے چھوٹے بچے بڑے جوان بوڑھے ماں بہنیں سب والہانہ لگاؤ سے تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ رہے ہیں

حضرت نوری صاحب نے بتایا کہ تاریخ قمری ۱۲ر ربیع الاول شریف کو جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد پوری دنیا کرتی ہے اور ان شاء اللہ الکریم اس تاریخ ولادت حضور پر کرتی رہے گی مگر عوام وخواص میں تاریخ شمسی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت متعارف نہیں تھی فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کرکے جید علماء ومشائخ سے مشورہ کرکے لوگوں کو درود شریف کے ذریعے ۲۰ر اپریل کو ورلڈ درود ڈے کا انعقاد کیا گیا تا کہ لوگ اس تاریخ کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں، دورد شریف ایک مقبول وظیفہ ہے جس سے انسان اپنے رب کے حضور قریب ہوتا ہے وہیں اس کا رشتہ خود باعث وجود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مضبوط ہوتا ہے اسی مضبوطی کے لئے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے

رضا اکیڈمی کے بانی و آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے نائب صدر وتحفظ ناموس رسالت بورڈ کے قومی جنرل سکریٹری وتحریک درود وسلام کے بانی الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ یہ ہم سب کی مشترکہ خوشبختی ہے کہ یہ سعادت ہمیں حاصل ہوئی کہ آج اربوں کھربوں کی تعداد میں عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس تحریک سے وابستہ ہیں اور ایشیا و یورپ تک اس بزم کا انعقاد کیا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ زندہ وتابندہ معجزہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چاہنے والوں کی محبت وعقیدت کو قبول کرتے ہوئے سات سمندر پار بسنے والے لوگوں کے ذہن وقلب پر نقش کردیا ہے جو جہاں ہے وہیں دورد شریف کی مجلس میں جھوم رہا ہے جس کی سند بھی حاصل ہوئی کہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ زاداللہ شرفہا میں یوم درود کی محفلیں سج رہی ہیں

ممبئی میں تو سیکڑوں جگہوں پر روحانی مناظر دیکھے گئے درگاہ مخدوم پاک ماہم شریف میں مخدوم پاک چیریٹیبل ٹرسٹ کی جانب سے یوم درود شریف شاندار طریقے سے منایا گیا وہیں رضا مسجد ملنڈ ،کرلا، گوونڈی گھاٹکوپر سمیت دیگر مقامات پر لوگوں نے جوش وخروش سے حصہ لیا اب تک موصولہ اطلاعات کے مطابق دوسو پچاس کروڑ سترہ لاکھ تیئیس ہزار، (۲۵۰,۱۷,۲۳,۰۰۰) ہدیہ درود شریف پیش کئے گئے ہیں جو بڑی مسرت وشادمانی کی بات ہے

آخر میں حضرت نوری صاحب نے کہا کہ عوام زیادہ سے زیادہ اس تحریک سے جڑیں بالخصوص نوجوان نسل تا کہ درود شریف پڑھنے کی عادت پڑ جائے وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کام کرتے اگر درود شریف کا ورد کرتے رہے تو دنیاوی خرافات سے بچ جائیں گے معاشرے میں روحانیت کا غلبہ ہوگا نشہ کی لت ختم ہوگی گھروں میں خیر وبرکت کا نزول ہوگا ملک ترقی کرے گا اور نوجوان نسلوں میں دینی واخلاقی اقدار کی پاسداری نظر آئے گی اسی مقصد کے حصول کے لئے ۲۰ر اپریل کو یوم درود شریف کا انعقاد ہوتا ہے اس تحریک کو جہاں شہزادہ مخدوم سمناں گل گلزار اشرفیت معین المشائخ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی مکمل حمایت حاصل ہے وہیں تمام اہلسنت کی خانقاہوں کے سجادگان درسگاہوں کے شیوخ الاحادیث مساجد کے ائمہ مدارس کے اساتذہ کی تائید وتصدیق ملی ہے جو سلسلہ نور شروع ہوا ہے یوں ہی قائم رہے گا میں رہوں یا نہ رہوں رضا اکیڈمی یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے گی

رضا اکیڈمی اس تحریک کو بیدار کرنے والے تمام علماء ومشائخ شعراء اسلام وفیس بک واٹس ایپ ٹویٹر ودیگر ذرائع ابلاغ سے مسلسل جڑے رہنے والوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے مزید آئندہ بھی آپ سے اس طرح کے کاموں میں تعاون کرنے کی اپیل کرتی ہے

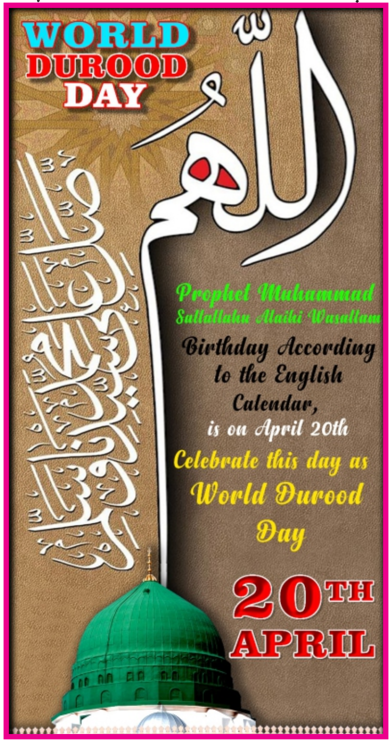

رضا اکیڈمی ہم جنس پرستی کے خلاف سپریم کورٹ پہونچی

ہم جنس پرستی اسلام اور انسانیت کے منافی: الحاج محمد سعید نوری

دھلی: ۲۶ر اپریل محافظ ناموس رسالت اسیر مفتئ اعظم الحاج محمد سعید نوری نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ہم جنس پرستی کے خلاف ۲۶ر اپریل کو ایڈوکیٹ جناب چارو ماتھر اور جناب ایڈوکیٹ سدھارتھ آچاریہ سینئر وکیل سپریم کورٹ آف انڈیا کی وکالت میں سپریم کورٹ پہنچے جہاں پر اس قبیح فعل کے خلاف رضا اکیڈمی کی گہار پر ان وکلاء نے الحاج محمد سعید نوری کے دستخط کے ساتھ ایک پٹیشن دائر کی۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز ممبئ عظمٰی کے گوونڈی علاقے میں ایک اس سلسلے میں ایک اہم نشست ہوئی جس میں کثیر تعداد میں علمائے اہلسنت نے شرکت کی الحاج محمد سعید نوری سے ان علمائے کرام نے پرزور مطالبہ کیا کہ آپ ہم جنس پرستی کے خلاف آواز بلند کریں ہم سب آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں ان حضرات کے مشورے سے نوری صاحب نے ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کا رُخ کیا جو آج 26 / اپریل کو عدالت عظمٰی کے سینئر وکلاء کے ذریعے ہم جنس پرستی کے خلاف آواز بلند کی۔ سپریم کورٹ کے باہری دروازے پر صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف اسلام کا ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کا مسئلہ ہے اس خلاف آپ کو بھی آواز اٹھانی چاہئے انہوں نے مزید کہا کہ ہم سب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم پوری قوت فکر کے ساتھ آگے بڑھیں تا کہ یہ وباء ہمارے ملک ہندوستان میں پنپنے نہ پائے۔ اسی لئے ہم ہندوستان کی عدالت عظمٰی آئے ہوئے ہیں ہمیں اُمید ہے کہ سپریم کورٹ ہندوستانی اور انسانی تہذیب وتمدن کا خیال کرتے ہوئے اس کے خلاف اپنا فیصلہ سنانے میں اہم کردار کرے گا۔

الحاج محمد سعید نوری نے مزید کہا کہ ہم جنس پرستی جس طرح انسان کی روحانی زندگی کے لئے زہر قاتل ہے ایسے ہی انسان کی جسمانی زندگی کے لئے بھی انتہائی نقصان دہ اور خطرناک ہے۔ جدید طبی تحقیقات کے مطابق Aids ایک ایسی بیماری ہے جو اس بدفعلی کی وجہ سے پھیلتی ہے یہ انسانی جسم کے دفاعی نظام کو درہم برہم کردیتی ہے نوری صاحب نے صحافیوں کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس مہلک بیماری نے گھر کا گھر تباہ وبرباد کردیا ہے کئی ممالک اس کی وجہ سے تباہی میں مبتلا ہوچکے ہیں۔ ایڈس ایک ایسی بیماری ہے جو بڑی تیزی سے ایک دوسرے میں سرایت کرجاتی ہے اس مہلک بیماری سے بچنے کا واحد راستہ ہے کہ اس فعل قبیح ''ہم جنس پرستی'' سے لوگوں کو دور رکھا جائے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہم جنس پرستی کو ہمارے ملک ہندوستان میں بھی فروغ دینے کے لئے کچھ لوگ سرگرم عمل دکھائی دے رہے ہیں۔ نوری صاحب نے یہ بھی کہا کہ یہ وہ طوفان ہے جو ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ ہمارے ملک میں پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے جب کی اس کی روک تھام کے لئے نہ حکومتی سطح پر کوئی باقاعدہ پلاننگ کی گئی ہے اور نہ ہی عوامی سطح پر۔ اس فعل قبیح کے پھیلاؤ کا ذمے دار وہ مہذب معاشرہ ہے جس کو نہ صرف اپنی ہم جنس پرستانہ تہذیب پر فخر ہے۔ بلکہ وہ اس شنیع فعل کو قانونی شکل دینے کے لئے بیتاب ہے۔ جبکہ دنیا کا باشعور انسان ہم جنس پرستی

کے خلاف ہے نوری صاحب نے مزید کہا کہ دنیا میں کسی مذہب کے اندر اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے مذہب اسلام تو روز ازل ہی اس کا مخالف ہے مذہب اسلام میں رشتۂ ازدواج سے باہر مرد وعورت سے ہر قسم کے جنسی تعلق کو سخت ترین جرم قرار دیا گیا ہے جنس کے منحرف رویوں میں سب سے بدترین جرم مرد کا مرد سے غیر فطری جنسی تعلق یعنی ہم جنس پرستی ہے۔ اپنی بات ختم کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ نے کہا کہ ہم سپریم کورٹ سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ہم جنس پرستی کی مانگ کو لیکر جو عرضیاں آپ تک پہونچائی گئی ہیں انہیں مفاد عامہ کی خاطر فوراً خارج کی جائیں امید ہے کہ ہمارے ملک کی سب سے بڑی عدالت ملک کی برسہا برس کی نرالی تہذیب کو ٹھیس نہیں پہونچنے دے گی۔ اس موقع پر مولانا محمد عباس رضوی، حاجی ابراہیم طائی، حافظ جنید رشیدی، شجاعت علی وغیرہ موجود رہے۔

کنکاپورہ میں رضائے مصطفی اہلسنت ایجوکیشنل ٹرسٹ کی جانب سے راشن کیٹس تقسیم

بنگلور: کنکاپورہ ۲۰ر اپریل رضائے مصطفی ایجوکیشنل ٹرسٹ، فرسٹ کراس، خلق نگر، کنکاپورہ و آئی اے آریم کی جانب بروز جمعرات ۲۰ر اپریل ۲۰۲۳ء کو رمضان کے مقدس مہینہ میں رمضان راشن کیٹس پروجکٹ کے تحت مستحق غرباء ولاچار، مسکین و بیوہ ویتیم و بے روزگاروں کو شہر کے مختلف غریب محلوں کے مقیم مستحق افراد کو ادارے کا مدرسہ رحمتہ للعلمین میں کارکنان نے مفت راشن کیٹس تقسیم کئے۔ جسمیں چاول، تیل، دال، شکر، گھی، آٹا، نمک، آلو، پیاز، لہسن کے علاوہ کئی ضروری اشیاء شامل ہیں۔ ادارے کے ذمہ داروں میں سید تاج الدین قادری، سید صدیق، امجد پاشاہ، سید سادات، الیاس شریف، صلاح الدین علی شاہ، اکرام علی شاہ، اکبر شاہ، کبیر احمد وغیرہ موجود رہے۔

☆☆☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

بچوں کے موبائل کی نگرانی کیجیے!!! کیسے؟

موبائل فون کے غلط استعمال سے اپنے بچوں کو بچائیں

(ایک تدبیر......ایک ٹیکنیک)

اس مضمون میں راقم ایک ٹیکنک سے قارئین کو آگاہ کرنا چاہتا ہے۔جس کے ذریعہ آپ اپنے بچوں کی موبائل (اسمارٹ فون) نیز انٹرنیٹ کی سرگرمیوں کی نگرانی کر سکتے ہیں۔یقیناً آپ کے گھر میں سات سے چودہ سال تک کے بچے ہوں گے۔یہ ٹیکنالوجی کا دور ہے۔اہل ایماں کی اکثریت نے اپنے بچوں کی ضد پر یا کسی اور مجبوری کے تحت اپنے بچوں کے ہاتھ میں اسمارٹ فون پکڑا دیا ہے۔آپ اپنے بچوں کو کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور موبائل (اسمارٹ فون) سے دور بھی نہیں رکھ سکتے اس لیے کے عام حالات میں عموماً اور وبائی دور میں توخصوصاً آن لائن کلاسیس بچوں کے لیے منعقد ہو رہی ہیں۔غرض تعلیمی سرگرمیوں کی بات کی جائے تو موبائل (اسمارٹ فون)، انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کا استعمال ناگزیر ہے۔

یادرہے کہ بچوں میں تجسس بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے نفع نقصان سے بیگانہ ہو کر نیٹ کا استعمال کرتے ہیں۔نیز اسکول کے بچوں میں کچھ بچے پراگندہ ذہنی کا شکار ہوتے ہیں وہ ہر کسی بچے کو دعوت گناہ دیتے رہتے ہیں جو ہوسکتا ہے آپ کے بچے کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے۔صحبت غلط کے علاوہ اور بھی بہت سے عوامل ہیں جو آپ کے بچے کا مستقبل تباہ کرسکتے ہیں۔اس سے پہلے کہ آپ کو شرمندگی اٹھانا پڑے، راقم کی تجویز پر غور کریں:

پلے اسٹور سے Google Family Link for parents نامی ایپ کو ڈاؤنلوڈ کریں۔من وعن ایپ اپنے بچے کے موبائل میں بھی ڈاؤنلوڈ کریں۔دونوں ایپ کو ایک ساتھ اوپن کریں۔اپنے موبائل کو نگران (سپروائزر) قرار دیں۔پھر جو ہدایات ملیں ان کو مرحلہ وار فالو کریں۔اس ایپ کا فائدہ یہ ہے کہ آپ اپنے بچے کی موبائل سرگرمیوں سے متعلق حسب ذیل باتوں سے کسی بھی وقت آگاہ ہوسکتے ہیں:

- اس نے کس ویب سائٹ کو اوپن کیا۔
- کس ویڈیو کو دیکھا۔
- دن بھر کتنی دیر وہ موبائل کے ساتھ چمٹا رہا۔

نیز ایک اور فائدہ اس ایپ کا یہ ہے کہ جب کبھی آپکا بیٹا کوئی گیم/ایپ ڈاؤنلوڈ کرنے لگے گا یا کسی بھی ویب سائٹ کو دیکھنے (access) کرنے کی کوشش کرے گا تو براؤزر پہلے آپ سے اجازت مانگے گا۔غرض آپ جن ویڈیوز اور گیمز کی اجازت دیں گے آپ کا بچہ وہی ویڈیو یا گیم یا ویب سائٹ access کرسکتا ہے۔نیز آپ جب چاہے، کسی گیم یا ایپ کو جو آپ کے بچے کے موبائل میں ہے، بلاک کر سکتے ہیں۔جو آپکے بچے کے موبائل سے غائب ہو جائے گا۔جب تک آپ کی اجازت نہیں ہوگی وہ نہیں کھول سکے گا۔

اسی طرح اپنے کروم براؤزر میں جاکر setting میں جائیں اور safe search filter میں جائیں اور Filter exlicit results کو select کریں۔اسی طرح ویڈیو میں Do not Autoplay کو select کریں۔اسی طرح پلے اسٹور میں جائیں، setting میں جائیں اور parental controls کو آن کریں۔

امید ہے اتنا کرنے سے آپ اور آپ کے بچے کا موبائل نامناسب مواد سے پاک ہوجائے گا۔لیکن اس سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جائے کہ وہی مومن کے لیے ہتھیار ہے۔نیز دشمن جب کسی پر قابو پاتا ہے تو سب سے پہلے اس سے ہتھیار نیچے رکھنے کو یا چھوڑنے کو کہتا ہے یا اسے حاصل کرلیتا ہے۔شیطان کا جب کسی پر زور چلتا ہے تو وہ اسے اللہ کے ذکر سے غافل کرتا ہے جیسا کہ اِسۡتَحۡوَذَ عَلَیۡہِمُ الشَّیۡطٰنُ فَاَنۡسٰہُمۡ ذِکۡرَ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ الشَّیۡطٰنِ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّیۡطٰنِ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ [المجادلہ:۱۹] سے ثابت ہے۔آج سارے عالم میں والدین کے لیے یہ بات لمحہ فکریہ ہے کہ وہ کس طرح اپنے بچوں کی موبائل سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔مخرب اخلاق اور حیاسوز ویڈیوز اور گیمز سے بچوں کو کس طرح بچائیں؟ ان کے اوقات کی کس طرح حفاظت کریں؟ اس وقت سارے عالم میں عریانیت کا سیلاب آیا ہوا ہے۔آئے دن اخبارات میں اسکول کے بچوں کی حیاسوز خبریں آتی رہتی ہیں۔بچے تو کیا بڑے لوگ، عزیمت سے پہلوتہی کا شکار ہیں

منقول!......

وقت برف کی مانند ہے

اِمام فخر الدِّین رازی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہ الۡھَادِی فرماتے ہیں کہ میں نے سُوۡرَۃُ الۡعَصۡر کا مطلب ایک برف فروش سے سمجھا، جو بازار میں صدا لگا رہا تھا کہ رحم کرو اُس شخص پر کہ جس کا سرمایہ گُھلتا جا رہا ہے، رحم کرو اس شخص پر جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے اُس کی یہ بات سن کر میں نے کہا: یہ ہے ”وَ الۡعَصۡرِ (۱) اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ (۲)“ کا مطلب، جو زندگی انسان کو دی گئی ہے وہ بَرَف کے پگھلنے کی طرح تیزی سے گُزر رہی ہے، اِس کو اگر ضائع کیا جائے یا غَلَط کاموں میں صَرف کر دیا جائے تو اِنسان کا خسارہ ہی خسارہ ہے۔

(تفسیرِ کبیر، ج ۱۱، ص ۲۷۸) صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ کیا ہم اب بھی مسلمان بننے کے لئے تیار نہیں ☆

ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر آج کا مسلمان تذبذب، کشمکش اور انجانے خوف کا شکار ہے۔ ہندوستانی سیاست میں اُتھل پُتھل اور مختلف ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی جیت کے ساتھ کٹّر ہندوتوا سنگھٹناؤں کے ذریعے کی جانے والی بے لگام حرکات کی بدولت اقلیتی طبقے خوف و ہراس کا شکار ہیں۔پچاس سال پہلے جس پارٹی کے پاس صرف دو نمائندے بچے تھے آج وہ پارٹی ہندوستانی آئین سے لفظ ”سیکولر“ ہٹانے اور جمہوریت کا گلا گھونٹ کر ”ہندوراشٹر“ بنانے کے بے راگ نغمے الاپ رہی ہے۔ مسلسل بیان بازی کا سلسلہ دراز ہے اور مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے مذہب اسلام کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔لو جہاد، دھرم پریورتن، گؤکشی ہتھیا، تین طلاق، تصویر کشی اور گانا گانے جیسے مُدّے اُٹھا کر صرف اور صرف مسلمانوں کو خاموش کرانے اور ڈرانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔اصل میں ہم نے عملی طور پر اسلام کو پیش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ہمارے یہاں ہر بات پر فتویٰ ہے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکامات سے پہلے عملی تصویر پیش کی تھی اور آج ہم پریکٹیکل پیش کرنے کی بجائے صرف تھیوری پر اکتفا کر رہے ہیں۔غیروں نے ہماری تھیوریز (قرآن واحادیث) کو ہم سے زیادہ پڑھا اور سمجھا ہے اسی لیے انھیں اسلام سے ڈر اور خوف ہے۔ہمیشہ کی طرح آج بھی تھیوری کے ساتھ پریکٹیکل کی ضرورت ہے۔ ایک مثال کے ذریعے عمل کی اہمیت کو سمجھیں۔ہمارے تعلیمی ادارے میں پچیس سالوں سے ایک غیر مسلم خاتون سروس کر رہی ہیں مگر ہمارا پورا اِسٹاف مل کر اسے اسلام سے متاثر نہیں کر پایا جب کہ وہ اپنے اصول، زبان اور بیان کے اعتبار سے تمام مسلمانوں میں ممتاز ہے۔اسی کے برعکس ہمارا ایک ٹیچر غیر کے ادارے میں جاکر انہی کے رنگ میں رَنگ جاتا ہے۔غیروں کو ہم نے اپنے عمل کے ذریعے سے اسلام کے قریب کرنے کی کوشش ہی نہیں کی، وہ تو صرف یہ جانتے ہیں کہ مسلمان چوری، ڈکیتی، زِنا، مرڈر، جھوٹ، فریب، دغا، جھوٹی گواہی، سودخوری اور اَنگنت اخلاقی برائیوں کا شکار ہیں۔غیروں اور مسلمانوں کے مابین ایسی کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی جو مسلمان کو ممتاز کرے۔ جب کہ ہماری تھیوریز میں مذکورہ تمام باتوں کی ممانعت موجود ہے۔معلوم یہ ہوا کہ اسلام کے خلاف ہونے والی زہرافشانیوں کی سب سے بڑی وجہ کہی نہ کہی ہم خود ہے۔

سیاسی شعور کی بات کی جائے تو وہ بھی ہم میں ناپید ہے۔ کسی کے بہلاوے میں ہم بہت جلد آجاتے ہیں اور جنھیں ہم اپنا رہنما تسلیم کرتے ہیں وہ قوم کا سَودہ کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے ہیں۔اس کی سب سے بڑی وجہ حکمت عملی کی کمی، منصوبہ بندی کا فقدان اور سیاسی وِژن کا نہ ہونا ہے۔جس جماعت پر ساٹھ ستّر سال قبل پابندی لگانے کی بات ہو رہی تھی آج وہی جماعت اپنے نمائندے ایوان میں مسلسل بھیج رہی ہے۔ہماری جماعتیں تو صاف وشفاف ہیں، مسلم جماعتوں کے قائدین نے آزادیِ ہند کے لیے اپنی شریانوں سے خون بہایا ہے، اگر یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ غیروں نے جتنا پسینہ نہیں بہایا ہے اس سے کہی زیادہ ہمارے رہبروں، رہنماؤں اور قائدین نے اپنا خون بہایا ہے، مسکراتے ہوئے تختۂ دار کو بوسہ دیا ہے اور انقلاب کی چنگاری کو آزادی میں تبدیل کیا ہے۔باوجود اس کے سیاسی میدان میں ہمارے وقعت محض کٹھ پتلی جیسی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی کو ہرانے کے علاوہ ہمارے پاس کوئی منصوبہ ہی نہیں ہے۔ایسا نہیں ہے کہ راقم بی جے پی کی حمایت کر رہا ہے، یہاں مقصد کسی کی حمایت یا مخالفت کرنا نہیں ہے بلکہ فکر وشعور کی بالیدگی مقصود ہے۔ ہر سیاسی جماعت کے منشور اور ان کے عملی اقدام پر طائرانہ نظر دوڑائے تو معلوم ہوگا کہ کوئی بھی جماعت مسلمانوں کے حق میں مفید نہیں ہے۔کوئی کھلا دشمن ہے تو کوئی چھپا۔ایسے میں ہمیں صرف مسلمان بننا ہے۔کسی کی نیّا میں سوار ہو کر اپنی کشتی ہرگز نہیں تیرائی جاسکتی، اپنی کشتی کی نگہبانی ہمیں خود کرنا ہوگی، کسی جھولی میں بھیک میں پڑے سکّوں کی مانند پڑے رہنے سے بہتر ہے کہ ہم اپنی اہمیت کو جانیں، سمجھیں اور اپنا استحصال ہونے سے محفوظ رہیں۔

ہم چاہے جتنے بھی آزاد خیال ہوجائیں، ہم چاہے اسلام سے زیادہ کسی کو بھی چاہنے لگیں، ہم چاہے احکامِ خداوندی سے زیادہ غیروں کی باتیں مانیں تب بھی بحیثیت مسلمان ہمیں مرنا ہی ہوگا۔ملیشیا، افغانستان، عراق، اُندلس، ایتھوپیا وغیرہ کے نظارے ہمارے لیے درس عبرت ہے۔وہ اپنی بیٹیوں کی شادیاں غیروں سے کرتے تھے، ان کی محفلوں کی رونق بنتے، بلکہ صرف ان کا نام اسلامی تھا کام مکمل غیر اسلامی۔پھر بھی ان کے گلوں پر چھریاں پھیری گئیں، ان کی عورتوں کے بطن سے ناجائز اولادیں پیدا کی گئیں اور ان کے ننھے ننھے زندہ بچوں کے جسموں پر گھوڑے دوڑا دیے گئے۔چاہے ہم اسلام سے جتنی دوری اختیار کرلیں اور احکامِ خدا اور سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جتنی چاہے بغاوت کرلیں مگر بہر حال مرنا ضرور ہے۔جب مرنا ہی ہے تو کیوں نہ ہم اسلام پر مرے تاکہ ہمارا پرورگار ہم سے راضی ہو اور جنت الفردوس کی نعمتیں ہمارا استقبال کر رہی ہوں۔ہمارے دروازوں پر ہر روز دی جانے والی دستک اس بات کی جانب اشارہ کر رہی ہے کہ اسلام کی جانب لوٹ آنے کا وقت آگیا ہے۔

ایک چرواہا جب بکریاں چراتا ہے تو ساتھ میں کچھ کُتّے بھی رکھتا ہے تاکہ ریوڑ سے الگ ہوجانے والی بکریوں کو وہ کُتّا بھونک کر اور کانٹ کر دوبارہ ریوڑ میں لے آئیں۔ہم بھی اپنے ریوڑ سے دور جاچکے ہیں۔طاغوتی قوتوں کے موجودہ کُتّے اور بھیڑیوں نے ہم پر بھونکنا شروع کر دیا ہے، اس سے پہلے کہ وہ کاٹنا بھی شروع کردیں لوٹ آئیں اپنے ریوڑ میں۔پناہ حاصل کرلیں خدائے عزوجل کی۔جس دن ہم اپنے مذہب پر لوٹ آئیں گے ان شآاللہ تعالیٰ اس دن سے ہماری عظمت وشوکت کا ڈوبا ہوا سورج پھر طلوع ہوگا، مدینۂ منورہ سے نوارانی کرنیں ہمارے حوصلوں کو جِلا بخشیں گی اور اسلامی پرچم پوری شان وشوکت کے ساتھ اکناف عالم میں عام ہوگا۔

یہ شہادت گہہ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

☆☆☆

بھگوا لو ٹریپ اور مسلم لڑکیوں کی عصمت دری

ازقلم: انور خاں

مسلم لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسا کر انکی عزت اور زندگی سے کھلواڑ کرنے کیلئے کچھ سالوں سے ہندو شدت پسند تنظیموں نے مہم چلا رکھی ہے۔اسکا مقصد مسلمانوں کو ذہنی، جسمانی، مذہبی اور اخلاقی طور پر رسوا کرنا اور مسلم لڑکیوں کو مرتد بنانا ہے۔ ہندو شدت پسندوں نے اس مہم کو ”بیٹی بچاؤ بہو لاؤ“ کا نام دیا ہے۔اس مہم کے تحت کالج ویونیورسٹی جانے والی لڑکیوں کو ٹارگیٹ بنایا گیا ہے۔مسلمان لڑکیوں کی ہندو لڑکوں سے دوستی کرائی جاتی ہے اور دوستی کی آڑ میں محبت کا جال پھیلا کر اس لڑکی کو گھر والوں کی بغاوت پر آمادہ کر کے گھر سے فرار کرایا جاتا ہے۔ جو مسلمان لڑکیاں ہندوؤں کے اس جال میں نہیں پھنستی، انہیں اغوا کر کے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔مسلم لڑکیوں کے اغوا اور ارتداد کیلئے آر ایس ایس کی تنظیمیں میدان عمل میں کام کر رہی ہیں: وِشّوَ ہندو پَرِیشَد، ہندو جاگَرَن منچ، ہندو یُوا واہِنی، بجرنگ دل، وندے ماترم مشن، بھارت سیوا شرم سَنگھ، ہندو سَہمتی سنگٹھن۔

ہریانہ صوبہ میں اس مہم کے آغاز کے موقع پر مسلمان لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسانے والے ہندو لڑکوں کو ایک لاکھ روپے انعام دینے کا اعلان، ان کی مکمل حفاظت اور سماج میں ان کی عزت وشہرت کا یقین بھی دلایا گیا۔ اتراکھنڈ کے ممبر اسمبلی سنجے گپتا نے مسلمان لڑکیوں کو مرتد بنانے کے لئے "لو کرانتی" (Love kranti) نامی مہم چلائی، جس کے تحت اس نے ۵۰۰/ ہندو لڑکوں کا ایک گروپ بنایا اور ان کو مسلمان لڑکیوں کو محبت کے جھوٹے جال میں پھنسا کر گھر سے بھگا کر مرتد بنانے کا ٹارگیٹ دیا۔ مغربی بنگال کے جن علاقوں میں بی جے پی کی سیاسی حیثیت مضبوط ہے، وہاں RSS نواز تنظیموں نے مسلمان لڑکیوں کو پھنسانے کے لئے زبردست مہم چھیڑ رکھی ہے۔ یوپی کے مشہور نوابی شہر ”رامپور“ میں انتہا پسند ہندو تنظیموں کے کچھ غنڈوں نے ایک ۱۴/سالہ مسلم لڑکی کو اغوا کر کے جنسی زیادتی کی اور زبردستی مرتد بنانے کی کوشش کی۔ پولیس نے حسبِ امید شر پسندوں کا ساتھ دیا۔ناانصافی کا عالم یہ تھا کہ شرپسندوں نے ایک ہفتے تک مسلم لڑکی کو اپنے قبضے میں رکھا اور پولیس نے نہ تو ہندو لڑکوں کو گرفتار کیا، نہ ہی والدین کو اس لڑکی سے ملنے دیا۔شہر کے آر ایس ایس کارکنان اس لڑکی سے ملتے رہے اور اس کی جانب سے کورٹ میں ہندو بننے کے جھوٹے حلف نامہ دلاتے رہے۔ رامپور شہر مسلم اکثریتی شہر ہے۔ جب اتنی بڑی مسلم آبادی میں مسلم لڑکی کو اغوا کر کے ہفتوں تک اسے محصور کیا جا سکتا ہے تو دیگر شہروں اور علاقوں میں شدت پسندوں کی غنڈہ گردی کا عالم کیا ہوگا؟

شدت پسندوں کا پہلا نشانہ کالج اور یونیورسٹی جانے والی لڑکیاں ہوتی ہیں، جہاں اسباق اور لیکچر کے نوٹس وغیرہ دے کر جان پہچان پیدا کی جاتی ہے اور دیگر امور میں تعاون کر کے دوستیاں کی جاتی ہیں۔کچھ مسلم تہواروں پر مثلاً عید وغیرہ پر تحفہ تحائف دیکر مسلم تہذیب کی تعریف وتوصیف کر کے خود کو اسلام کی تعلیمات سے متاثر بتایا جاتا ہے۔ کالج کے بعد ٹیوشن کے بہانے مختلف کوچنگ سینٹرز میں آنے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔اس وقت تک لڑکی اتنا متاثر ہو چکی ہوتی ہے کہ وہ مختلف بہانے بنا کر والدین کو ٹیوشن پر بھیجنے کیلئے راضی کر لیتی ہے۔مختلف خاص مواقع مثلاً 'برتھ ڈے' جیسے موقع پر موبائل، کپڑے، جوتے، پرس وغیرہ دیکر امپریس کیا جاتا ہے۔ پکنک وغیرہ کے بہانے اچھے

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 45
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاد اسٹریٹ ممبئی 9 سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپئے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

کامیابی کی پہلی سیڑھی اخلاص و محبت ہے

تحریر: رامین ملک

مل جل کر کام کرنے کی بہترین مثال شہد کی مکھی کی ہے کہ شہد کی تیاری کے لئے ان کی تگ و دو اگر دیکھیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک ملکہ کے ماتحت رہ کر کام کرتی ہیں۔ شہد میں اللہ پاک نے کثیر فوائد رکھے ہیں ترجمہ: اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور چھتوں میں گھر بناؤ۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھاؤ اور اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں پر چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے بیشک اس میں غور وفکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے۔ (پارہ ۱۴، سورۃ النحل ۶۹، ۶۸)

کیا آپ کو پتہ ہے کہ یہ مکھیاں تیاری کے لئے دور دراز سفر کرتی ہیں ایک معلومات کے مطابق آدھا کلو شہد تیار کرنے کے لئے مکھیوں کو بعض اوقات تین لاکھ میل سفر کرنا پڑتا ہے اور ایک مکھی کی عمر چند ماہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر ایک مکھی چاہے کہ وہ یہ تنہا کرے تو اس کیلئے ایک پاؤنڈ شہد تیار کرنا ممکن نہیں۔ ساری مکھیاں مل کر کام کریں گی تو ہی ممکن ہے۔ اسطرح جب لوگوں کا گروپ، ٹیم مل کر کوئی کام کرتا ہے تو وہ کام آسان اور کم وقت میں مکمل ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ انفرادیت پسند ہوتے ہیں۔ نفس جاہ پسند جو تعریف کو پسند کرتا ہے وہ اس مثال کو جو اوپر بیان ہوئی ہے سمجھ بھی لے تو پھر بھی اپنی تعریف کو پسند کرنے کی وجہ سے انفرادیت پسندی کا شکار رہے گا۔ ہمارا نفس انفرادیت کی خواہش کا خوگر ہے۔

آیئے آپ کو امام تصوف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں لے چلتی ہوں۔ آپ اپنی کتاب احیاالعلوم میں فرماتے ہیں کہ ہر انسان کا نفس بالطبع کمال میں منفرد ہونے کو پسند کرتا ہے اس انفرادیت کی خاطر وہ اپنے مرتبہ و منزلت کے اعتقاد کے ساتھ لوگوں کے دل مسخر کرنے اور اپنی شہرت قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جسے حب جاہ کہتے ہیں۔ مگر کام تقسیم کرنے میں نفس کے لئے مشکل یہ ہے کہ کسی شخصیت کی انفرادیت قائم نہیں رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ جس شخص کا منفرد ہونے کا مزاج بن جاتا ہے وہ تقسیم کار عمل پر پورا نہیں اترتا۔ اگر بظاہر وہ تقسیم کا انداز اختیار کر بھی لے تو تب بھی اپنی شخصیت کو نمایاں رکھتا ہے۔ اسے اس بات کا خوف رہتا ہے کہ کہیں کوئی دوسری شخصیت اوپر آ کر میری انفرادیت و شہرت اور مرتبہ و منزلت ختم نہ کر دے۔ پھر وہ اپنی جھوٹی شہرت اور مرتبہ و منزلت کو قائم رکھنے کی ہوس میں ظلم پر اتر آتا ہے اور اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے اپنے ماتحت لوگوں کو کمتر سمجھنے لگ جاتا ہے۔ نت نئے انداز میں فساد کرتا، چالیں چلتا ہے اور اس طرح وہ جس بھی تحریک، تنظیم یا پارٹی سے منسلک ہوتا ہے اس کا نقصان کر دیتا ہے۔ ایسا شخص چاہتا ہے کہ اس کے بڑے ذمہ دار اور اعلیٰ قیادت صرف اسی کو پہچانیں تعریف کریں اور انکی نظر میں اسی کی اہمیت اور وقعت ہو۔ اور جو اس کے ماتحت لوگ عمدہ کام بھی کریں اس کو بھی اپنی طرف منسوب کر لے۔ یہ منفی رویہ اختیار کرنے کے باعث اس کے ساتھ کام کرنے والوں کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ بے اعتمادی کا ماحول پیدا ہوتا ہے، دلوں میں بغض و کینہ راہ پاتا ہے اور بدنظمی کا شکار ہو کر سالوں کی کوشش لمحوں میں برباد ہو جاتی۔

صادق و مصدق رسول بی بی آمنہ کے پھول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان صدق نشان ہے: "دو بھوکے بھیڑے جو بکریوں کے کسی ریوڑ پر چھوڑ دیئے جائیں اس ریوڑ میں اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی آدمی کی مرتبے و مال کی حرص اس کے دین کو تباہ کر دیتی ہے۔" (الجامع الصغیر للسیوطی علیہ رحمہ رقم الحدیث ۷۹۰۸ صفحہ ۴۸۲)

اسی طرح سیدنا بشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگوں میں مشہور ہو تو وہ آخرت کی حلاوت نہیں پا سکتا۔ دوسری جگہ انہی کی طرف منسوب ایک اور قول ہے کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو شہرت چاہتا ہو اور اس کا دین تباہ اور وہ خود ذلیل و رسوا نہ ہوا ہو۔"

انفرادی شخصیت بنانے والے کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی مثال اس شخص کی جیسی ہے جو کسی مسافر ریل گاڑی (پیسنجر ٹرین) میں ایک مسافر کی حقیقت سے سوار ہوتا ہے اور سفر اختیار کرتا ہے اگر وہ کسی اسٹیشن پر اتر جاتا ہے تو ٹرین رکی نہیں رہتی بلکہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہے یہ حقیقت ہے کہ کوئی مسافر کتنا ہی باصلاحیت کیوں نہ ہو اس کے اتر کر چلے جانے سے ٹرین پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ مسلسل چلتی رہتی ہے۔ وہ مسلسل چلتی رہتی ہے۔ اگر کچھ مسافر اتر گئے تو دوسرے چڑھ جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنی انفرادی شخصیت بنانے کی دھن سے نکلیں اپنے رویے تبدیل کریں اور اس حقیقت کو تسلیم کریں کہ تحریک محض ہماری محتاج نہیں ہے، ہمارے جانے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بلکہ کئی ہمارے نعم البدل بن کر بہتر انداز میں اپنی کارکردگی پیش کریں گے۔ بلکہ ہمیں تو اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا چاہیے اور اللہ کی پناہ طلب کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مرتبے اور عہدے کی خواہش میں کوئی دھیان ہی نہ رہے اور ہم دین میں نقصان نہ کر بیٹھیں۔ بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ (پارہ ۳۰، سورہ البروج ۱۲)

لہٰذا آخرت کی عزت و سربلندی کی خاطر دنیا میں برتری کی خواہش ترک کر کے تکبر و بڑائی اور دینی نظام میں فساد سے بچے اور اللہ کا فرمان یاد رکھے۔ "یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کیلئے ہے۔" (پارہ ۲۰، القصص ۸۳)

بعض لوگ منصب سے دیمک کی طرح چپک جاتے ہیں۔ کہ دیمک خود نہیں ہٹتی بلکہ اس قدر نقصان پہنچا دیتی کہ لکڑی جلانے کے قابل بھی نہیں رہتی۔ ہمیں دیمک نہیں بلکہ شہد کی مکھی بننا ہے تاکہ نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم کر سکیں۔ ذہن میں رکھیں ہم نے اپنے نعم البدل تیار کرنے ہیں، جو ہمارے بعد بھی ذمہ داری سنبھال سکیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر تشریف لے جانے سے پہلے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر فرمایا چنانچہ پارہ ۹ سورہ الاعراف ۱۴۲ "اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس (راتوں) کا اضافہ کر کے پورا کر دیا تو اس کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا پورا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: تم میری قوم میں میرا نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کے راستے پر نہ چلنا۔"

یہ بات یاد رکھیں۔ یہ سفر ہے کوئے جاناں یہاں قدم قدم بلائیں جسے زندگی ہو پیاری وہ یہیں سے لوٹ جائے کامیابی کی پہلی سیڑھی اخلاص ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں اخلاص کی لازوال دولت عطاء فرمائے۔ آمین

اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ

(حضرت علامہ مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ
مبارک رہے عندلیبوں تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خار مدینہ
میری خاک یا رب نہ برباد جائے
پس مرگ کردے غبارے مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاک مزار مدینہ
جدھر دیکھیئے باغ جنت کھلا ہے
نظر میں ہے نقش ونگار مدینہ
بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لا مکاں تاجدار مدینہ
شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں **حسنؔ** افتخار مدینہ

کیا بچوں کی موجودگی سے والدین کی ازدواجی زندگی متاثر ہوتی ہے؟

بچوں کی تربیت ہمارے معاشرے میں یہ رواج عام ہے کہ رات کو والدین بچوں کو اپنے ساتھ ہی سلاتے ہیں اور بچوں کی موجودگی کی وجہ سے والدین کی ازدواجی زندگی متاثر ہوتی ہے، کیونکہ کبھی حادثاتی طور پر بچے اپنے والدین کو نامناسب حالت میں دیکھ لیں تو اس صورت میں ان کیلئے بہت سے نفسیاتی مسائل جنم لے سکتے ہیں اور ان کے دل میں اس فعل کے سبب والدین کے خلاف نفرت جنم لے سکتی ہے۔ اس لئے والدین کی خلوت، تنہائی اور ذاتیات کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔

بہتر ہے کہ بہت چھوٹی عمر سے ہی بچوں کے کمرے والدین سے علیحدہ کر دینے چاہئے۔ ایک عام تصور ہے کہ بچوں کے والدین سے علیحدہ سونے پر بچے عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ والدین کیساتھ سونے پر بچے کے ذہن میں والدین کے آپس کے تعلقات کے بارے میں مختلف خیالات جنم لے سکتے ہیں جس کی وجہ سے وہ نفسیاتی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس لئے بچوں کے کمرے والدین سے علیحدہ ہونے چاہئے اور آغاز ہی سے بچوں کی تربہت اس طور پر کی جانی چاہئے کہ انہیں اپنے والدین کی خلوت اور تنہائی کا خیال ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں (نماز چھوڑنے پر) مارو اور (دس سال کی عمر میں خواب گاہ میں) ان کے بستر الگ الگ کر دو۔'' (سنن ابی داود، حدیث: ۴۹۵) یعنی دس سال کی عمر میں بچوں کے بستر والدین اور اپنے دیگر کمسن بھائیوں اور بہنوں سے الگ کر دینے چاہئے۔ والدین اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ بلوغت کے قریب بچے دن کے وقت بھی دوسرے بچوں کیساتھ ایک ہی چادر یا کمبل میں نا لیٹیں۔ سیدنا ابن معسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مرد، مرد کیساتھ ایک کپڑے میں نا ہو اور عورت دوسری عورت کیساتھ ایک کپڑے میں نا ہو''۔ (صحیح مسلم، حدیث: ۳۳۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! تمہارے غلاموں اور لونڈیوں اور ان (لڑکوں اور لڑکیوں) کو جو تم میں بلوغت کو نہ پہنچے ہوں، چاہئے کہ تم سے تین بار اجازت مانگیں (پھر گھر میں داخل ہوں)، نماز فجر سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتارتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد، یہ تین اوقات تمہارے لئے پردے کے ہیں۔ ان (اوقات) کے بعد (بلا اجازت آنے سے) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر۔ تم ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آتے جاتے ہو اور اللہ اسی طرح تمہارے لئے (اپنی) آیات کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔ اور جب تم میں سے لڑکے (اور لڑکیاں) بلوغت کی حد کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہئے کہ وہ بھی اسی طرح اجازت لیا کریں جیسا کہ ان سے پہلے (ان کے بڑے) اجازت لیتے رہے ہیں، اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، خوب حکمت والا ہے''۔ (النور: ۲۴: ۵۹، ۵۸)

یعنی والدین اور اولاد کے درمیان بھی پردے کا حکم ہے اور بچوں کی تربیت اس طرز پر کرنی چاہئے کہ والدین کے آرام کے اوقات میں وہ اپنے کمروں میں رہیں اور والدین کی اجازت کے بغیر ان کے کمروں میں داخل نا ہوں۔ ہمارے معاشرے میں اکثر مشترکہ خاندانی نظام پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے عموماً ایک خاندان کے حصے میں ایک کمرہ ہی آتا ہے۔ ایسی صورت میں میاں بیوی کیلئے بہتر ہے کہ گھر کی کسی خفیہ گوشے یا سٹور وغیرہ کو ہمبستری کیلئے استعمال کیا جائے، تاہم اگر کسی وجہ سے اپنے کمرے میں ہی کرنے کا ارادہ ہو تو بہتر ہے کہ مکمل اندھیرا کر لیا جائے اور اوپر بڑی چادر اوڑھ لی جائے۔

☆☆☆☆☆

بے مثال حقیقتیں:

یہ موبائل یوں ہی ہٹا کٹا نہیں اس نے بہت کچھ کھایا ہے

ہاتھ کی گھڑی کھائی۔
ٹارچ لائٹ کھا گیا۔
یہ خط و کتابت کھا گیا۔
یہ کتاب کھا گیا۔
یہ ریڈیو کھا گیا۔
ٹیپ ریکارڈر کھا گیا۔
یہ کیمرے کو کھا گیا۔
یہ کیلکولیٹر کو کھا گیا۔
یہ پڑوس کی دوستی کھا گیا۔
یہ محبت کھا گیا۔
یہ ہمارا وقت کھا گیا۔
یہ ہمارا سکون کھا گیا۔
یہ پیسے کھا گیا۔
یہ تعلقات کھا گیا۔

یاداشت کھا گیا۔
صحت تندرستی کھا گیا۔
کمبخت اتنا سب کچھ کھا کر
"اسمارٹ فون" بنا ہے
بدلتی دنیا کا ایسا اثر ہونے لگا
انسان پاگل اور فون اسمارٹ ہونے لگا
جب تک فون تار سے بندھا تھا
انسان آزاد تھا
جب فون آزاد ہو گیا
انسان فون سے بندھ گیا
انگلیاں ہی نبھا رہی ہیں رشتے آج کل
زبان سے نبھانے کا وقت کہاں ہے..؟
سب ٹچ میں بزی ہیں
لیکن ٹچ میں کوئی نہیں ہے

بقیہ: بھگوا لو ٹریپ۔۔

ہوٹلوں میں جا کر کھانا کھلانا اور واپسی پر گفٹ دینا بھی اسی معمول کا حصہ ہے۔ مختلف تقاریب کے بہانے مسلم لڑکی کو گھر لے جا کر اچھی خاطرداری کی جاتی ہے۔ واپس آ کر وہ لڑکی ہندو گھرانوں کی مہمان نوازی کی قصیدہ خوانی کرتی ہے۔ اس سے آئندہ کے لیے ہندو گھر بھیجنے کے لیے والدین کا رویہ نرم ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھار لڑکی کی ماں یا بہن کے لیے کوئی تحفہ بھیج دیا جاتا ہے، جس سے ماں بہن بھی متاثر ہو جاتی ہیں۔ عموماً ہندو رہائشی علاقے مسلم علاقے کی بنسبت زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔ مسلم نوجوانوں کے بالمقابل حکومتی یا پرائیویٹ سیکٹرز میں ہندو نوجوان زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ چیز بھی بہکانے میں معاون ہوتی ہے۔ ہندو علاقوں کی ترقی اور ظاہری قدردانی کی بنیاد پر لڑکی متاثر ہو چکی ہوتی ہے تو پر اس پر محبت کا جال پھینکا جاتا ہے۔ یوں اسے گھر سے بھگا کر مرتد بنا کر شادی کی جاتی ہے۔ کچھ وقت کے بعد انہیں کلبوں میں ناچ گانے پر مجبور کیا جاتا ہے یا طوائف خانوں پر بیچ دیا جاتا ہے۔ یہ سارے کام منظم منصوبے کے تحت ہوتے ہیں، اس لیے بلیک میل کرنے کیلئے ویڈیوز بنائے جاتے ہیں اور انکار پر ویڈیوز وائرل کرنے کی دھمکی دی جاتی ہے۔ ان کاموں کی تکمیل میں ہندو لڑکیوں کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ سہیلیاں بنا کر اپنے بھائیوں وغیرہ سے ملواتی ہیں اور آگے کا کام لڑکے دیکھتے ہیں۔

ناف میں تیل لگانے کا فائدہ

بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اسی ناف کے ذریعے اسے خوراک ملتی ہے۔ ناف میں تیل لگانے کے حیرت انگیز فائدے ہیں اور اسکی اہمیت مسلمہ ہے۔

ایسے لوگ جن کے دماغ میں خشکی اور سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہو، سر کی خشکی، دماغی کمزوری، چکروں کا آنا، ہونٹوں کا پھٹنا، سردیوں کے موسم میں ہاتھ، پاؤں کا پھٹ جانا، سستی، کاہلی، نظر کی کمزوری یہ تمام امراض دور کرنے کے لیے آپ ناف میں تیل ضرور لگائے بلکہ یہ اکسیری نسخہ ہے۔

دائمی قبض، نزلہ۔ زکام، گلے کی خرابی، ناک کا بند ہو جانا اسمیں بے حد مفید ہے۔

چہرے کے حسن و جمال کا ناف میں تیل لگانے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔

ایسے لوگ جنکو خشکی کی شکایت رہتی ہے ہاتھ، پاؤں، چہرہ، ہونٹ خشک پھٹے ہو وہ بھی اپنی ناف میں تیل ضرور لگائے۔

مردوں اور عورتوں میں ناف کے نیچے کے جتنے بھی مسائل ہے خواہ وہ مردوں میں سپرم کا مسئلہ ہو یا کمزوری کا عورتوں میں بانجھ پن یا کمزوری کا مسئلہ ہو ان کے حل کیلئے ناف میں تیل لگانا بہت ضروری ہے۔

ذہنی ٹینشن، ڈپریشن، معدہ کے امراض میں ناف میں تیل لگائیں۔ ناف میں تیل لگانا جادو سے کم نہیں۔ ناف میں تیل لگاؤ اپنی زندگی کو آسان بناؤ.

کب لگایا جائے؟ بہتر یہ ہے کہ دن میں ۳/ بار انگلی کی مدد سے اچھی طرح لگائیں اور اگر ۳/ بار نہ لگا سکے تو کم از کم رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ ضرور لگائیں۔

کون سا آئل؟ اس مقصد کے لیے آپ کوئی بھی آئل یا گھی استعمال کر سکتے ہے۔ سرسوں کا تیل، زیتون کا تیل، گائے کا خالص دیسی گھی وغیرہ شامل ہے۔

ایسے لوگ جنکے چہرے پر دانے نکلتے ہیں وہ نیم کا تیل لگائیں۔

ایسے خواتین و حضرات جو بانجھ پن اور کمزوری کا شکار ہے وہ کوکونٹ کا آئل لگائیں۔

چہرہ کی خوبصورتی اور کشش کے لیے بادام کا تیل بہت مفید ہے۔ پوری زندگی لگائیں۔ رزلٹ کے لیے کم از کم ۱/ ماہ لگائیں۔

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN MUSLIM TIMES WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 45 DATE: 01 May to 07 May 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

قائدملت اسلامیہ حضرت سعیدنوری صاحب نے کہا کہ بیت المقدس سے ہمارا رشتہ قائم ہے اوران شاءاللہ تعالیٰ قائم رہیگا

ہم جنس شادیوں کے خلاف علماء اہلسنت گوونڈی نے حضرت سید معین میاں صاحب وقائدملت الحاج محمد سعیدنوری صاحب سے سپریم کورٹ میں فوری طور پر چیلنج کرنے کی اپیل کی

ممبئی: ہم جنس پرستی کولیکر جس طرح سے واویلا شروع کیا گیا ہے وہ دراصل ایک منظم پلاننگ کے تحت خاندانی نظام کوتباہ وبرباد کرنے کی کوشش ہے اس گندے فعل کی اجازت مانگنے پر جس طرح سے سپریم کورٹ میں عرضیاں داخل کی گئی ہے وہ مہذب سماج کے ساتھ بھونڈا مذاق ہے بتاریخ ۲۴ راپریل کوعلاقہ گوونڈی میں رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ الحاج محمد سعیدنوری صاحب کی آمد پر علاقے کے سرکردہ علماء نے مجاہددوراں حضرت علامہ محمود عالم رشیدی صاحب قبلہ کی قیادت میں ہری مسجد پلاٹ نمبر ۴ رشیواجی نگر میں قائدمحترم سے ملاقات کی اور یہ گزارش بھی کی ہے اگر اس طرح کے افعال قبیحہ کومنظوری مل گئ تو ملک کی تہذیب وثقافت کا جنازہ نکل جائے گا اور آنے والی نسلیں جنگلی جانوروں کی طرح سے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوجائینگی

لہٰذا علماء اہلسنت گوونڈی آل انڈیا سنی جمیۃ العلماء کے صدر معین المشائخ شہزادہ مخدوم سمناں حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی و قائد ملت محافظ ناموس رسالت خلیفہ تاج الشریعہ حضرت الحاج محمد سعیدنوری صاحب قبلہ بانی رضا اکیڈمی سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ دونوں حضرات بروقت اس مجرمانہ فعل کی مانگ کے خلاف سپریم کورٹ میں پٹیشن داخل کریں اور فوری طور پر ان عرضیوں کوسنوائی کرنے سے روکیں مزید ملک کی سب سے بڑی عدلیہ سے اپیل کریں کہ وہ اس عرضی کوخارج کرکے ملک کی تہذیب و تمدن کوبرقرارر کھے

علماء اہلسنت گوونڈی کی مخلصانہ گذارش پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی مانگ ہمارے ملک کی معاشرت کے خلاف ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ عورت عورت کے ساتھ مرد مرد کے ساتھ زندگی بسر کرے یہ سیدھے طور پر قدرتی نظام کے خلاف جانا ہے بلکہ ایک طرح سے اپنے رب کے بنائے ہوئے قانون سے جنگ کرنا ہے اگر ملک میں اس طرح کی اجازتیں دی گئی ہے تو پوری انسانیت کا ڈھانچہ ختم ہوجائے گا

حضرت نوری صاحب نے فوری طور پر علماء کرام وائمہ مساجد کی اپیل پر فیصلہ لیتے ہوئے کہا کہ ہم ایک وفد کے ہمراہ کل ہی راجدھانی دہلی کیلئے روانہ ہونگے جہاں قابل وکلاء سے مل کر سپریم کورٹ جائیں گے اور ضرورت کے مطابق جس طرح سے ممکن ہوگا رضا اکیڈمی وآل انڈیا سنی جمیۃ العلماء سب کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے اپنی جانب سے پٹیشن دائر کریگی

اس طرح کا اعلان علماء کرام کی موجودگی میں کیا گیا اس موقع پر محمود العلماء حضرت علامہ محمود عالم رشیدی صاحب قبلہ خطیب و امام ہری مسجد، پیرطریقت حضرت علامہ ولی اللہ شریفی صاحب قبلہ، حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب قبلہ، حضرت قاری محمد وسیم القادری، حضرت قاری محمد انور علی مشاہدی، حضرت علامہ اعجاز القمر علیمی، حضرت قاری محمد سلیمان خان صاحب رضوی، حضرت قاری محمد ہارون رضوی صاحب، حضرت قاری محمد علاء الدین رضوی صاحب، حضرت قاری محمد آصف صاحب ، حضرت قاری محمد سہیل صاحب، حافظ عبد السلام صاحب، افضل بھائی اشرفی، شیر خان، عرفان بھائی وغیرہ موجود تھے

الحمدلله علیٰ نعمة الاسلام!

از: سمیع اللہ خان

عیدالفطر کے دن تقریباً ۲۵ رکروڑ مسلمانوں نے بھارت میں اپنا تہوار منایا، کروڑوں مسلمانوں نے ملک بھر میں ایک ساتھ عید منائی، لیکن کہیں بھی مسلمانوں نے اپنا تہوار مناتے ہوئے کسی مندر کے سامنے سے جلوس نہیں نکالا، کسی بھی دوسری مذہبی عبادتگاہ کے سامنے جمع ہوکر نعرے بازی یا اشتعال انگیزی نہیں کی، ہندو علاقوں میں تلوار یا ہتھیار نہیں لہرائے، ۲۵ کروڑ مسلمانوں نے کسی ایک بھی انسان کو ادنیٰ سا نقصان پہنچائے بغیر اپنا مذہبی تہوار مکمل امن وامان اور خوبصورتی کے ساتھ منایا، کیونکہ مسلمان عید منارہے تھے، ہولی، دیوالی اور رام نومی جیسے تہواروں کی طرح عید پر الحمدللہ کسی بھی طرح کا کوئی دنگا فساد یا نفرت انگیزی نہیں ہوئی، اسلام نے مسلمانوں کو خوشیاں منانے کے لیے جو تہوار دیے ہیں ان کی فطرت اور اساس میں ہی خوبصورتی حسن اور شفقت و رحمت کی جڑیں ہوتی ہیں، اسلامی تہوار انسانیت کے لیے باعثِ رحمت ہی ہوتے ہیں اور مسلمان اپنے تہوار خوبصورتی کے ساتھ مناتے ہیں، جن کے تہوار ہی انسانوں کے لیے موت ونفرت اور آگ وخون کی برسات لے آئیں ان کے نظریوں کا بودا اور غیر انسانی پن واضح کرنے کے لیے مزید کس دلیل کی حاجت ہے؟ اے اللہ تیرا کروڑ ہا شکر کہ تو نے اسلام کی دولت عطا کی اور ایمان کی آغوش میں ڈھانپ لیا۔

الحمدللہ علیٰ نعمۃ الاسلام...

سہلاؤشریف میں عیدالفطر کا تہوار پرامن وخوشگوار ماحول میں منایا گیا

ہزاروں فرزندان توحید نے عیدالفطر کی نماز ادا کرکے ملک وملت کی خوشحالی اور آپسی اتفاق واتحاد کے لیے دعا مانگی

سہلاؤشریف، باڑمیر: رمضان المبارک کے پاکیزہ مہینہ کے مکمل ہوتے ہی شوال المکرم کی پہلی تاریخ کو جہاں دنیا بھر میں کروڑوں مسلمانوں نے سنیچر کو انتہائی عقیدت ومحبت اور جوش وخروش کے ساتھ دو رکعت نماز عیدالفطر ادا کی وہیں علاقۂ تھار کی مرکزی دینی درسگاہ دارالعلوم انوار مصطفیٰ درگاہ حضرت پیر سید حاجی عالی شاہ بخاری علیہ الرحمہ کے احاطہ میں واقع عظیم الشان غریب نواز مسجد میں ہزاروں مسلمانوں نے امن وآشتی، خشوع وخضوع اور محبت وبھائی چارگی کے ساتھ وقت مقررہ پر عیدالفطر کی نماز ادا کی۔

عیدالفطر کی نماز نورالعلماء پیرطریقت حضرت علامہ الحاج سید نوراللہ شاہ بخاری نے پڑھائی۔ نماز عیدالفطر سے قبل آپ نے لوگوں کوخطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عیدالفطر ہم مسلمانوں کا بہت ہی بڑا تہوار ہے اور یہ انتہائی رونق بخش دن ہے، دنیا کے کونے کونے میں جہاں کہیں بھی مسلمان آباد ہیں اس دن عید مبارک......عید مبارک کی صدائیں سنائی دیتی ہیں، ایک دوسرے سے بغلگیر اور مصافحہ ومعانقہ کرتے ہوتے ہوئے لوگ نظر آتے ہیں، جو آپسی اتفاق واتحاد کی بہترین نظیر ہے۔ یہ کوئی معمولی دن نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک عظیم تحفہ ہے جو عبادت وریاضت کے مہینے رمضان المبارک کے اختتام پر حاصل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس دن کو یوم الانعام یعنی انعام کا دن بھی کہا جاتا ہے، اس تہوار کی رونق اور خوشی کے کیا کہنے۔ عید کا نام آتے ہی کیا بچہ کیا جوان کیا بوڑھا سب کے چہرے کھل اٹھتے ہیں، کیونکہ سب کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ خوشی ایک ماہ کی عبادت کے بعد میسر ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں عید کا ایک ہی پیغام ہے اور وہ پیغام خوشی ومسرت اور امن ومحبت کا پیغام ہے۔ آپ نے ان باتوں کے علاوہ مزید اور بھی کچھ اہم ومفید ناصحانہ باتیں کیں۔ نماز عیدالفطر کے بعد حضرت قبلہ پیر سید نوراللہ شاہ بخاری نے عبادت وریاضت کی قبولیت اور ملک وملت کی بہتری کے لیے خصوصی دعا کی، بعدہ لوگوں نے آپس میں مصافحہ ومعانقہ کرکے ایک دوسرے کو عیدالفطر کی مبارکباد پیش کی۔

مذکورہ اطلاع حضرت مولانا باقر حسین قادری انواری نے نمائندہ کو دیا۔

☆☆☆ وقت کی قَدَر ☆☆☆

اسلامی بھائیو! وَقت ایسی اَنمول دولت ہے جو امیر وغریب کو یکساں ملتی ہے مگر ہماری اکثریت وَقت کی اہمیت سے ناآشنا ہے اور اِس اہم ترین نعمت یعنی وَقت کو فُضُولیات میں برباد کرتی ہے مثلاً کئی لوگ آنکھ کھلنے کے باوجود بلاوجہ کافی دیر تک بستر نہیں چھوڑتے، غسل خانے میں بے کار کافی وَقت نکال دیتے ہیں، کھانا کھانے میں بہت زیادہ وَقت لیتے ہیں، کافی دیر آئینے کے حضور حاضِری دیتے ہیں، کہیں چائے پینے بیٹھے تو فُضول ولغو گفتگو مثلاً مُلکی وسِیاسی حالات، میچوں پر تبصرے وغیرہ میں گھنٹوں وَقت کا ضیاع کرتے ہیں۔ ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جو غِیبت، چُغلی، مو سِیقی، بَدگُمانی، دِل آزاری، تہمت و بُہتان، مَخلوط تفریح گاہ وہوٹل، ٹی وی وغیرہ پر فلمیں ڈرامے، کھیل کود کے غیر شَرعی پروگرام دیکھ کر وَقت جیسی عظیم نعمت کو برباد کرتے اور اپنی دُنیا وآخِرت کا نقصان اُٹھاتے ہیں۔

پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”دو نعمتیں ہیں جن میں لوگ بہت گھاٹے میں ہیں تندرستی اور فراغت۔ (بخاری، کتاب الرقاق، ج ۴، ص ۲۲۲، الحدیث: ۶۴۱۲) لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دولتِ وَقت کو اللہ ورسول عَزَّ وَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری والے کاموں میں خَرچ کرنے کی کوشِش کریں اور اس مختصر زندگی کے قیمتی لمحات کو فُضول وحرام خواہشات کی تکمیل میں صَرف کرنے سے بچیں کیونکہ جو وقت کو ضائع کرتا ہے وقت اسے ضائع کر دیتا ہے۔

یوم القدس کے موقع پر ممبئی سمیت پورے ملک میں مسجد اقصیٰ کی بازیابی کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں

مسجد اقصیٰ سمیت اہل فلسطین سے مسلمانوں کا رشتہ ایمانی ہمیشہ قائم رہے گا: حضرت معین میاں صاحب

غاصب اسرائیل کی تباہی وبربادی مقدر بن چکا ہے ایک دن قبلہ اول آزاد ہوگا: الحاج محمد سعیدنوری

ممبئی: ماہ رمضان کا آخری جمعہ جسے جمعۃ الوداع سے موسوم کیا جاتا ہے اس دن عالم اسلام مسجد اقصیٰ کی بازیابی اور اہل فلسطین سے اظہار ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہوکر یوم القدس کے طور پر مناتے ہیں یوم القدس دراصل مسلمانوں کے اندر ظالم و جابر غاصب وناجائز اسرائیل کے خلاف نفرت اور قبلہ اول بیت المقدس سے والہانہ محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ یوم القدس پر دنیا بھر کے مسلمان اپنے رب کے حضور سربسجود ہوکر مسجد اقصیٰ کی بازیابی اور اہل فلسطین کے جان ومال عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے دعائیں مانگتا ہے

آج رضا اکیڈمی وآل انڈیا سنی جمیۃ العلماء کے اعلان پر ملک بھر میں یوم القدس کا انعقاد ہوا بالخصوص شہر ومضافات کے ائمہ مساجد نے فلسطین کے پس منظر اور قبلہ اول کی عظمت ورفعت پر خصوصی خطاب کیا

ورلی مسجد میں یوم القدس پر بیان فرماتے ہوئے شہزادہ مخدوم سمناں معین المشائخ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی صدر آل انڈیا سنی جمیۃ العلماء نے کہا کہ فلسطین انبیاء ورسل کی محبوب و مطلوب سرزمین ہے جہاں کثرت سے انبیاء کرام مدفون ہیں یہیں پر مسجد اقصیٰ بھی ہے جو مسلمانوں کا قبلہ اول رہا ہے یہی وجہ ہے جمیۃ المسلمین اپنے جان ومال سے زیادہ مسجد اقصیٰ سے محبت کرتا ہے اور اس کی عظمت ووحرمت پر پہرہ دینے کے لئے تیار رہتا ہے

حضرت معین میاں صاحب نے مزید کہا کہ اسرائیلی ایک غاصب قوم ہے جس نے بزور طاقت امریکہ کی حمایت پر صدیوں سے آباد فلسطینی مسلمانوں کی اراضی پر قبضہ کرلیا ہے مزید ہر دن نئ کالونیاں بنا کر معتوب اسرائیلیوں کو لاکر بسا رہا ہے لیکن آج بھی انصاف پسند لوگ اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو ان ظالموں کے منہ پر طمانچہ ہے اس کے باوجود بےشرم اسرائیلی حکمراں اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں

یوم القدس کے موقع پر مجمع کثیر سے پیغام دیتے ہوئے سجادہ نشین آستانہ عالیہ مخدوم پاک کچھوچھہ شریف نے کہا کہ تاریخ یوم القدس مسلمانوں کے اندر جوش بھرنے کی تاریخ ہے مسلمان آج عہد کریں کہ بیت المقدس کی حفاظت کے لئے خون کا آخری قطرہ نچھاور کرکے ہم قبلہ اول کی حفاظت کریں گے مزید اہل فلسطین جس میں چھوٹے چھوٹے بچے ماں بہنیں شامل ہیں ان کے عزم واستقلال جرءت وشجاعت کو سلام کرتے ہیں جو ہر لمحہ صہیونی فوجیوں کے سامنے سینہ سپر ہوکر مسجد اقصیٰ کی حفاظت کررہے ہیں

رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ قائد ملت الحاج محمد سعیدنوری صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ قبلہ اول پر صرف اور مسلمانوں کا حق ہے اسرائیل صرف اپنی دادا گیری کی وجہ سے بیت المقدس کی حرمت کو پامال کررہا ہے بلکہ فلسطینی جو حقدار محافظ بیت المقدس ہیں ان پر ہی قبلہ اول کے دروازے بند کئے جارہے ہیں ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں لیکن افسوس اسرائیلی دہشت گردی پر پوری دنیا خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے

نوری صاحب نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلد ہی اہل فلسطین کو نصرت ومدد حاصل ہوگی ایک نہ ایک دن قبلہ اول یہودیوں کے ناپاک ہاتھوں سے نکل کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہوگا جس کا آغاز بھی خود اسرائیل کے اندر سے ہوچکا ہے

آج صیہونی خود اپنی موت مر رہے ہیں اپنے حکمرانوں کی زندہ لاشیں لیکر سڑکوں پر احتجاج کررہے ہیں خدا کرے کہ جلد ہی اسرائیل تباہ و برباد ہوکر دنیا کے نقشے سے مٹ جائے